سوال

(149) لوگ لین دین توکرتے ہیں لیکن فروختنی سامان اپنی جگہ پڑا رہتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دونوں طرف ادھار والی بیع کا کیا حکم ہے جو فروختنی اشیاء کی خرید و فروخت کی طرح کی جاتی ہے اور وہ چیزیں اپنی جگہ پڑی رہتی ہیں اور یہ طریقہ ایسا ہے جو موجودہ دور میں بعض لوگوں کے ادھار لین دین میں رواج پا چکا ہے۔'' (ساری۔غ۔ا۔ القصیم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کےلیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایسی چیز کا سودا کرے جس کا وہ ملک نہ ہو اور اس پر قابض نہ ہوچکا ہو۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام سے فرمایا:

((لَا تَبِعْ مَالَيسَ عِنْدَكَ))

''جو چیز تمہارے پاس موجود نہ ہو اس کا سودا مت کرو۔''

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَ بَيْعٌ وَلَا بَيْعٌ مَالَيسَ عِنْدَكَ))

''ادھار بیع کی شرط پر جائز نہیں اور نہ ہی اس چیز کی بیع جائز ہے جو تمہارے پاس موجود نہ ہو۔''

اس حدیث کو پانچویں محدثین نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا۔ اسی طرح مذکورہ دونوں حدیثوں کی رو سے یہ بھی جائز نہیں کہ کوئی شخص کوئی چیز خرید کر جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے، وہ اس کی بیع نہیں کرسکتا۔

نیز وہ حدیث جسے امام احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور اسے ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ان تُبَاعَ السِّلَعُ حيثُ تُبْتَاعُ، حتّیٰ يَحُوزَهَا التُّجَّارُ اِلٰى رِحَالِهِم))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ فروختنی اشیاء کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جہاں وہ خریدی گئیں تاآنکہ تاجر لوگ انہیں اپنے ٹھکانوں پر منتقل نہ کرلیں۔"

نیز اس روایت کی رو سے بھی جسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں :

((لَقَدْ رَأَیْتُ النَّاسَ فِي عَہْدِ رَسُولِ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْتَاعُونَ جِزَافًا یَعْنِی الطَّعَامَ یُضْرَبُونَ أَنْ یَبِیعُوہُ فِي مَکَانِہِمْ حَتَّی یُؤْوُوہُ إِلَی رِحَالِہِمْ))

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ غلہ کے ڈھیر کا سودا کرلیتے اور اسی جگہ بیچ دینے پر انہیں مار پڑتی تھی۔ تاآنکہ وہ اس ڈھیر کو اپنے ٹھکانوں تک نہ لے جائیں۔"

اور اس معنی میں بہت سی احادیث ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 141

محدث فتویٰ